روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 8 ستمبر 2012ء 20 شوال 1433 ہجری 8 تبوک 1391 ھش جلد 62-97 نمبر 209

آزمائش کا معیار

حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سب سے زیادہ ابتلا کن پر آتے ہیں فرمایا انبیاء پر۔ پھر جوان کے قریب تر ہو پھر جوان کے قریب تر ہوں۔ انسان اپنے دین کی مضبوطی کے حساب سے آزمایا جاتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب فی الصبر علی البلاء حدیث نمبر2322)

پریس ریلیز

سندھ میں احمدیوں کی ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ جاری ہے

کراچی میں مکرم عبدالغفار صاحب راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

اسی طرح نوابشاہ میں مکرم ظہیر احمد صاحب علوی شدید زخمی ہوئے

(پ ر) سندھ میں احمدیوں کی ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ منظّم انداز میں جاری ہے۔ جس کے نتیجہ میں مورخہ 6 ستمبر 2012ء کو کراچی میں مکرم راؤ عبدالغفار صاحب نامعلوم افراد کی فائرنگ سے راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ جبکہ اسی روز نوابشاہ میں مکرم ظہیر احمد علوی صاحب فائرنگ کے نتیجہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق مکرم راؤ عبدالغفار صاحب چاکیواڑہ میں سکول ٹیچر تھے اور سکول سے گھر واپس جانے کے لئے بس میں سوار ہونے لگے تھے کہ نامعلوم افراد نے انہیں روک کر ان پر فائرنگ کر دی۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا لیکن وہ زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گئے۔ ان کی عمر 46 سال تھی اور وہ جماعت کے فعال رکن تھے۔ مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ چار بچوں کو سوگوار چھوڑا ہے ان کی سب سے چھوٹی بیٹی کی عمر 6 سال ہے۔ مرحوم کی میت تدفین کے لئے جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ لائی جا رہی ہے۔

آپ کی نماز جنازہ مورخہ 8 ستمبر بروز ہفتہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں صبح 9 بجے ادا کی جائے گی۔

جبکہ دوسرے واقعہ میں نوابشاہ میں مکرم ظہیر احمد علوی صاحب بازار سے گھر واپس آ رہے تھے کہ نامعلوم افراد نے ان پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں وہ شدید زخمی ہو گئے۔ ان کے جگر اور انتڑیوں کو نقصان پہنچا تھا۔ انہیں ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے ان کا کامیاب آپریشن کیا۔ وہ ہوش میں ہیں تاہم ابھی انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل ہیں۔

ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے ان افسوسناک واقعات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں جماعت کے افراد پر منظّم حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ 19 جولائی کو اورنگی ٹاؤن میں جماعت کے مقامی صدر مکرم نعیم احمد گوندل صاحب کو بھی ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ ترجمان نے کہا کہ ملک کے طول وعرض میں احمدیوں کے خلاف اشتعال پھیلایا جا رہا ہے اور جو لوگ اس غیر قانونی اور غیر اخلاقی مہم کو جاری رکھے ہوئے ہیں انہیں سرکاری انتظامیہ نے کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔ دوسری جانب سرکاری انتظامیہ احمدیوں کو تحفظ دینے کی بجائے شر پسند عناصر کے ہاتھوں یرغمال بن کر احمدیوں کے خلاف کارروائیوں میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکرم راؤ عبدالغفار صاحب کا تعلق جڑانوالہ کے علاقہ سے ہے جہاں چند دن قبل پولیس احمدیوں کی قبروں کے کتبے توڑ کر ساتھ لے گئی تھی۔ ترجمان نے کہا ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک میں نفرت کا کاروبار کرنے والوں پر پابندی لگائی جائے کیونکہ اس سے صرف احمدی ہی متاثر نہیں ہو رہے بلکہ یہ ملکی سالمیت کے لئے بھی زہر قاتل ہے۔

عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید

(مورخہ 21 تا 30 ستمبر 2012ء)

تحریک جدید کے سال رواں (**78**) کے اعلان پر خطبہ جمعہ فرمودہ 4 نومبر 2011ء میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ:

''فی زمانہ (دعوتِ دین حق) کے لئے لٹریچر، کتب کی اشاعت بڑی ضروری ہے۔ مربیان) کا اِنتظام ہے، (بیوت الذکر) اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہے اور دوسرے ذرائع جو آجکل کے تیز زمانے میں میڈیا میں ایجاد ہوئے ہیں، ان سب کے لئے مالی قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔''

(روزنامہ الفضل 3 جنوری 2012ء)

مستقبل میں جماعت احمدیہ کے کاموں میں پیدا ہونے والی وسعت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ:

''اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ مبارک کرے اور آئندہ بھی پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔''

حضور انور کے اس قیمتی ارشاد کی روشنی میں لازم ہے کہ سالِ نو کی قربانیوں میں غیر معمولی اضافہ رونما ہو اور سال 78 کے لئے حسبِ ارشاد حضورِ انور پہلے سے زیادہ قربانیاں پیش کی جائیں۔ لہٰذا جماعتوں سے درخواست ہے کہ مورخہ 21 تا 30 ستمبر 2012ء ''عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید'' بھرپور طریقے سے مناتے ہوئے سو فی صد وصولی کا اہتمام کریں۔ اس سلسلہ میں ذیلی تنظیموں سے بھی بھرپور تعاون حاصل کیا جائے اور عشرہ بھر کی مساعی کی رپورٹ وکالت مال اوّل تحریک جدید، ربوہ کو بھجوانے کا اہتمام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

(ایڈیشنل وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

رپورٹ: مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب

ساتواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ
KIRI ریجن صوبہ باندوندو کونگو کنشاسا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کونگو۔ کنشاسا کو اپنے ایک ریجن کیری میں اس علاقے کا ساتواں ایک روزہ جلسہ سالانہ مورخہ 6 مئی 2012ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ کیری ریجن صوبہ باندوندو کا دور دراز جنگل کا علاقہ ہے۔ کنشاسا سے اس کا فاصلہ کم وبیش ایک ہزار کلومیٹر بنتا ہے کیری کے علاقے میں پہنچنے کیلئے دریا میں بذریعہ کشتی سفر کیا جاتا ہے جس میں ایک ماہ سے زائد عرصہ درکار رہتا ہے۔ دوسرا ذریعہ ہوائی جہاز ہے لیکن ان کا پروگرام حتمی نہیں ہوتا مسافروں اور سامان کی مقدار پوری ہونے پر بھی ممکن ہے فلائٹ کینسل ہوجائے۔ ان پرانے اور چھوٹے جہازوں پر سفر کرنا کسی بھی طرح ایک ایڈونچر سے کم نہیں اور خاص تائید الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔

جلسہ کا اعلان

اس علاقے میں ذرائع ابلاغ نہ ہونے کی وجہ سے پیغام رسانی میں بہت دقت پیش آتی ہے۔ کنشاسا سے صرف وائرلیس سسٹم کے ذریعہ پیغام رسانی کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کی ریسپشن اکثر اوقات بہت خراب ہوتی ہے۔ چونکہ اس علاقے میں کوئی اطلاع بھجوانا ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے اس لئے گزشتہ سال جلسہ کے موقع پر ہی اگلے جلسے کی تاریخ مقرر کر کے اعلان کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور کسی بھی وجہ سے پروگرام میں تبدیلی نہیں کرنا پڑی۔ چنانچہ جلسہ حسب پروگرام اتوار 6 مئی 2012ء کو منعقد ہوا۔

مہمانوں کی آمد

جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے دور دراز علاقوں کے مہمانوں کی آمد جلسہ سے تین روز قبل شروع ہو گئی تھی جبکہ کنشاسا سے مرکزی وفد جلسہ سے ایک روز قبل کیری پہنچا۔

ائیر پورٹ پر مرکزی وفد کا استقبال

دور ونزدیک سے آئے ہوئے کم وبیش دو صد افراد کیری KIRI ائیرپورٹ پر وفد کے استقبال کیلئے موجود تھے احباب جماعت نے گرمجوشی سے نعرہ ہائے تکبیر کے ذریعہ وفد کو خوش آمدید کہا اور پھر اسی طرح نعرہ ہائے تکبیر اور لاالٰہ الا اللہ کے ورد کے جلو میں تمام احباب مشن ہاؤس پہنچے۔

جلسہ گاہ

کیری میں گزشتہ سال پہلی دفعہ جلسہ کا انعقاد مشن میں اور جماعت کے اپنے احاطے میں ہوا تھا امسال اس احاطے کو مزید صاف کر کے خوبصورت بنا دیا گیا تھا چنانچہ جلسہ احمدیہ مشن کی وسیع زمین میں بڑے پرسکون اور عمدہ ماحول میں منعقد ہوا۔

پانی کا چشمہ

علاقے میں قابل استعمال صاف پانی کا حصول کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ جماعت کے اس احاطے میں اللہ تعالیٰ نے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے جو نہ صرف ہماری پانی کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے بلکہ کیری کے قصبے کی بڑی تعداد اس چشمے سے پانی حاصل کر رہی ہے۔ مقامی ڈاکٹرز نے اس چشمے کے پانی کو نہ صرف قابل استعمال بلکہ صحت کے لیے بہتر قرار دیا ہے۔ گویا جماعت کے روحانی فیض کے ساتھ ساتھ جسمانی برکات سے بھی علاقے کے لوگ مستفیض ہو رہے ہیں۔

تقریب پرچم کشائی

امسال پہلی دفعہ کیری کے علاقے میں لوائے احمدیت لہرانے کا پروگرام تھا۔ چنانچہ جلسہ کا آغاز پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔ خاکسار (امیر جماعت کونگو) نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ کونگو کا پرچم مکرم یونس BEMBA صاحب نے لہرایا۔ لوائے احمدیت کی حفاظت کیلئے بارہ خدام مسلسل شام کو لوائے احمدیت اتارے جانے تک ڈیوٹی پر رہے۔ لوکل اتھارٹیز نے اس بات کو بہت سراہا کہ جماعت نے جلسہ کے موقع پر جہاں اپنا پرچم لہرایا ہے وہاں وطن سے محبت کا درس دینے، ملکی ترقی میں شانہ بشانہ کام کرنے کی علامت کے طور پر پورے احترام کے ساتھ قومی پرچم بھی لہرایا گیا ہے۔

جلسہ کا پہلا سیشن

جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز گیارہ بجے دن تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام لنگالا ترجمہ کے ساتھ مکرم طاہر منیر بھٹی صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی اور افتتاحی دعا کروائی۔

افتتاحی دعا کے بعد مکرم محمد BOLEME صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقریر کی، بعد ازاں مکرم ظفر LONKILE صاحب نے خلافت کی برکات کے اہم موضوع پر تقریر کی۔ اس پہلے سیشن کی آخری تقریر مکرم یونس MBEMBA صاحب صدر انصار اللہ کونگو نے کی آپ نے احباب جماعت کی تربیت میں انصار کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اس طرح پہلے اجلاس کا اختتام ہو۔

دوسرا و اختتامی سیشن

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد احباب نے سلیقہ سے اپنی جگہ سنبھالی اور جلسہ کے آخری اجلاس کی کارروائی بروقت شروع ہوئی۔ غیر از جماعت مہمانوں کیلئے کرسیوں کا انتظام کر دیا گیا تھا۔

سیشن کے شروع ہونے سے قبل مہمانوں کی ایک بڑی تعداد تشریف لا چکی تھی۔ آخری اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن حکیم سے ہوئی۔ اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم طاہر منیر بھٹی صاحب مربی سلسلہ باندوندو نے قرآن مجید میں مذکور بعض پیشگوئیاں کے عنوان پر کی۔ پھر مکرم نور TENGABA صاحب کی تقریر سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے ہوئی۔

غیر از جماعت مہمانان کرام

اس سال مہمانوں میں مقامی اتھارٹیز کے علاوہ، پادری حضرات، میڈیکل کالج کے پروفیسرز اور دیگر احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔ اس طرح 60 سے زائد مہمان شامل جلسہ ہوئے۔

مہمانوں کے تاثرات

معزز مہمانوں میں سے ریجنل ایڈمنسٹریٹر کے نمائندہ اور نائب ایڈمنسٹریٹر کے علاوہ قصبہ کے چیف اور بعض دیگر مہمانوں کو اپنے تاثرات پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ انہوں نے جماعتی انسانی خدمات کو سراہا اور خوبصورت طریق پر دین حق کی اعلیٰ تعلیم پیش کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

اختتامی تقریر

جلسہ کے آخر پر خاکسار نے اختتامی تقریر کی جس میں قرآن مجید کی امتیازی خصوصیات کو بیان کیا۔ بعد ازاں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی مہمانوں نے دلچسپی سے دین حق کی تعلیمات کو سمجھنے کیلئے سوالات کیے۔ شام سوا پانچ بجے آخری اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں تمام مہمانوں اور شاملین جلسہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مخلوق کا ہمدرد

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے متعلق اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ایک یتیم بچہ آیا اور اس نے شاید رضائی بنوانے کے لئے پندرہ بیس روپے کا مطالبہ کیا جو آپ نے فوراً پورا کر دیا۔

ایک دن میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ وہاں ایک نوجوان لڑکا جو زمیندار معلوم ہوتا تھا اور بہت غریب تھا بیٹھا تھا۔ اتنے میں ہمارے بعض احمدی بھائی جن میں ایک ذیلدار اور کچھ معزز زمیندار تھے آئے اور تھوڑی دیر بعد اس غریب لڑکے کے متعلق سفارش کے طور پر عرض کیا کہ یہ واقعی غریب ہے۔ حضور خاموش رہے۔ جب ان افراد نے دوبارہ یہی بات کہی تو آپ نے حضرت حکیم صوفی غلام محمد صاحب امرتسری کو ارشاد فرمایا کہ وہ بتلائیں کہ ہم نے اس نوجوان کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ صوفی صاحب نے بتایا کہ آپ نے اس کے لئے پہلے فلاں اٹھارہ بیس روپے کی دوائی لاہور سے منگوائی جو موافق نہ آئی۔ پھر آپ نے فلاں دوائی منگوائی جس پر اتنے روپے خرچ ہوئے۔ پھر اس کے لئے پرہیزی کھانے کا انتظام کیا ہوا ہے اور اسے علیحدہ مکان دیا ہوا ہے اور اس پر بہت سا خرچ اب تک کیا ہے۔ حضور نے ان زمیندار بھائیوں سے کہا کہ اگر ہمیں الٰہی خوف یا فرمایا الٰہی محبت نہ ہوتی تو کس طرح ہم اتنا خرچ اس پر کرتے۔ یہ بیچارہ تو بالکل نادار ہے۔

(رفقاء احمد مصنفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے جلد سوم ص 102)

حاضری جلسہ

امسال اللہ کے فضل سے دور ونزدیک سے آنے والے مہمانوں کی تعداد 520 شمار کی گئی اس میں 60 کے قریب غیر مذہب سے تعلق رکھنے والے مہمان بھی شامل ہیں۔

احمدی احباب کا پیدل سفر

جلسہ میں شامل ہونے کیلئے احمدی احباب نے پیدل اور سائیکلوں پر سفر کیا اور برکات سے فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ بعض احباب 200 کلومیٹر سے زائد کا سفر پیدل کر کے شامل جلسہ ہوئے۔ یہ لمبے سفر کرنے والوں میں ہر عمر کے احباب و خواتین اور بچے شامل تھے۔

آخر پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو ان جلسوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور جماعت کونگو کنشاسا کو ترقیات سے نوازے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب

قوموں کی بربادی کی وجوہات

ظلم، ناانصافی اور معروف نیکیوں کے معدوم ہونے سے قومیں تباہ ہوئیں

قوم نوحؑ

پانچ ہزار سال قبل مسیح کا ذکر ہے کہ قوم نوح دریائے دجلہ اور فرات کی وادیوں میں آباد تھی۔ طاقت، علم اور دولت کے لحاظ سے یہ قوم گئی گزری نہ تھی۔ مگر اس قوم میں یہ خرابی پیدا ہوگئی تھی کہ امیر اور غریب میں تقسیم ہوگئی تھی۔ اچھے اور بُرے کو امارت اور غربت سے پرکھا جاتا تھا۔ حسن سیرت اور کردار کو کوئی اہمیت حاصل نہ تھی۔ قانون اُس کا تھا جسے دولت اور اقتدار حاصل تھا۔ دوسری خرابی اس قوم میں یہ تھی کہ آباؤ اجداد سے وراثت میں لئے ہوئے رسم ورواج اور معاشرتی طور طریقوں کو مذہب جتنا مقدس سمجھتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام اس قوم کو راہ راست پر لانے کے لئے آئے۔ قوم اپنے سرداروں کے ہاتھوں ظلم اور بے انصافی کی اذیت میں پڑی تڑپ رہی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ کی اس تعلیم کا پرچار کیا کہ ہر انسان قابل احترام ہے اور برتری اسے حاصل ہے۔ جس کا کردار بلند ہے۔ اور جس کے پاس عقل و دانش اور انسانیت کا درد ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کے اس پیغام کی وجہ سے سردارانِ قوم نے انہیں پاگل تک کہہ ڈالا اور کہا کہ تیری آواز پر لبیک کہنے والے کون لوگ ہیں؟ ہمارے کھیتوں میں ہل چلانے والے ہماری جوتیاں مرمت کرنے والے، ہمارے کپڑے سینے اور دھونے والے اور اسی قسم کے گھٹیا اور کمین لوگ تمہیں جانے کیا سمجھ بیٹھے ہیں۔ کیا تو ہمیں بھی اپنے پیروکار بنا کر ان کے جیسے بنانا چاہتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں یہ تو اللہ کا پیغام ہے اور جب تم اللہ کے سامنے جاؤ گے تو تم اس پر اپنی امارت کی دھونس نہیں جما سکو گے۔ اس کی بجائے اپنے اعمال بد کی سزا پاؤ گے۔ اب جبکہ میں اللہ کی طرف سے تم تک پیغام اور احکام پہنچا چکا ہوں۔ تم سزا سے نہیں بچ سکو گے وہ جو دولت کے نشے میں سرشار تھے۔ بولے اے نوح ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ غلام آقا کی برابری میں، کسان اپنے مالک کی برابری کرے اور کمتر بہتر کے برابر بیٹھے۔ ہماری قوم کو ہمارے سر نہ چڑھاؤ۔ حضرت نوح علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں اللہ کا پیغام پہنچا رہا ہوں۔ سرداروں نے کہا کہ ہم تیری یہ باتیں تا دیر برداشت نہیں کریں گے اور جو تیری حمایت میں آواز اٹھائے گا اسے بھوک سے تڑپا تڑپا کر ماریں گے۔ ان سرداروں نے اپنی قوم کو۔ حضرت نوح علیہ السلام کے پیچھے لگا دیا کہ یہ آباؤ اجداد کے مذہب کا منکر ہے۔ اور پوری قوم کو مذہب سے متنفر کر رہا ہے۔

مذہبی پیشواؤں اور حاکمان قوم نے مل کر حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے پیروکاروں کا جینا حرام کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب یہ دیکھا کہ یہ لوگ کھیتوں اور مویشیوں کی ملکیت کے نشے میں لوگوں کو حقیر سمجھتے ہیں اور ان کے رازق بنے ہوئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو ایک کشتی بنانے کے اشارے دیئے۔ اکابرین قوم نے جب جب حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بناتے دیکھا تو ان کی ہنسی اُڑانے لگے کہ دیکھو یہ پاگل (نعوذ باللہ) کیا کر رہا ہے۔ یہاں تو بارش نہیں ہوتی۔ سیلاب کا تصور کیسا؟ کشتی تیار ہوگئی تو اللہ نے حضرت نوح علیہ السلام سے کہا کہ تو اور تیرے خاندان کے افراد اس کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ میں سب کو بچا لوں گا۔ پھر ایک طوفان بادوباراں آیا آسمان کے بند ٹوٹ گئے۔ اتنا پانی برسا کہ دجلہ اور فرات ایک ہو گئے۔ وادیاں پانی سے لبریز ہوگئیں۔ پہاڑیاں اور چٹانیں ڈوبیں۔ اللہ تعالیٰ کے منکرین کی بستیاں ڈوبیں۔ بستیوں کے باسی ڈوبے۔ لیکن حضرت نوح علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت کشتی میں محفوظ رہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے دیکھا کہ اس کا بیٹا بھی ڈوبنے لگا ہے تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ تو نے تو فرمایا تھا کہ میں تیرے خاندان کو بچاؤں گا لیکن اس میں میرا بیٹا شامل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ کہ اگر تیرا بیٹا گنہگار ہے تو تو اسے اپنے خاندان کا فرد نہ سمجھ اور تُو دیکھ نہیں رہا کہ بچ نکلنے والوں میں تیری بیوی بھی شامل نہیں۔ وہ بھی میری منکر تھی اور وہ قوم ایسی تباہ ہوئی کہ پھر کبھی ابھر نہ سکی۔

قوم عاد، نوح کی قوم کے بعد تاریخ میں ابھری یہ زمانہ دو اڑھائی سال قبل مسیح کا تھا۔ اس قوم کی حکومت عرب، شام اور مصر تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہ قوم علم وحکمت اور دولت وثروت سے مالا مال تھی۔ لیکن حکومت کا حق صرف چند افراد کو حاصل تھا یہ لوگ کمزور اور ناتوانوں کو غلام بنائے رکھتے اور ان سے اتنا کام لیتے کہ ان کی ہڈیاں ٹوٹ جاتیں۔ ارباب اقتدار جابر اور ظالم تھے ان میں ایک خرابی یہ بھی تھی کہ اپنی یادگاریں تعمیر کرواتے جو کہ پہاڑیوں کی چوٹیوں پر بنائی جاتی تھیں۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی قوم ان کی برتری سے مرعوب رہے۔ یہ قوم کا حق مار کر اپنے خزانے بھرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قوم المجرمین کہا ہے۔ انہیں ہدایت کی روشنی دکھانے کے لئے حضرت ہودؑ مبعوث ہوئے مگر عاد کے سرداروں نے جو اپنے آپ کو قوم کا دیوتا سمجھتے تھے۔ حضرت ہودؑ سے وہی سلوک کیا جو قوم نوح نے حضرت نوحؑ کے ساتھ کیا تھا۔ جب حضرت ہودؑ نے قوم کو عذاب سے ڈرایا تو اس قوم نے ان کا مذاق اُڑایا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

’’اور جس تباہی کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے اس نے انہیں ہر طرف سے گھیر لیا‘‘ یہ قوم صفحہ ہستی سے مٹ گئی۔ ان کی بنائی ہوئی یادگاروں سے مرعوب رہنے والا کوئی نہ رہا۔

قوم صالح

تباہی کی ایسی ہی کہانی قوم ثمود کی ہے۔ جو وادی قریٰ میں آباد تھی۔ یہ بھی تقریباً دو تین ہزار سال قبل مسیح کا واقعہ ہے۔ اس قوم کو بھی چند دولت مند افراد نے اپنا غلام بنا رکھا تھا۔ یہ گروہ انسانیت کی تذلیل کو اپنا حق سمجھتا تھا۔ اس کی کوشش یہی رہی تھی کہ قوم کی محنت کی کمائی کسی نہ کسی طریقے سے قانون کی زد میں لا کر اپنے خزانوں میں اکٹھی کر لی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا کہ ان سرداروں سے کہو کہ جنہیں تم غلام سمجھتے ہو یہی لوگ اللہ کو عزیز ہیں۔ مگر حضرت صالح علیہ السلام کو اکابرین قوم نے جنہوں نے دولت اور طاقت کے زور پر اپنے آپ کو قوم پر ٹھونس رکھا تھا وہی کچھ کہا جو ان سے پہلی اقوام کے خودسر سرداروں نے نوحؑ اور ہودؑ سے کہا تھا۔ انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کا مذاق اُڑایا اور برا بھلا کہا۔ حضرت صالح علیہ السلام کو قوم کی نظروں سے گرانے کے لئے ان کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کیا اور ان پر جھوٹے الزامات لگائے اور وہ سمجھ نہ سکے کہ وہ حضرت صالح علیہ السلام کا نہیں اللہ تعالیٰ کا مذاق اُڑا رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ وہی ہوا جو قوم عادؑ وثمودؑ اور نوحؑ کا ہوا تھا۔ اُن کی بستیاں اُجڑ گئیں۔ ان کے محل ویران ہو گئے ان کے مویشی ہلاک ہو گئے اور یہ لوگ ایک عبرتناک تاریخ چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے نابود ہو گئے۔

قوم شعیبؑ

قوم مدین کی داستاں بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ یہ قوم کوئی ڈیڑھ ہزار سال قبل مسیح شام کے قریب آباد تھی یہ تاجر قوم تھی۔ تجارت میں دھوکہ ان کا شیوہ تھا ان میں ہر وہ خرابی اور بددیانتی موجود تھی جو آج کے تاجروں میں پائی جاتی ہے مال کم دیتے اور قیمت زیادہ لیتے تھے۔ ملاوٹ کرتے اور وزن بڑھانے کے طریقے ایجاد کرتے تھے۔ اس بددیانتی سے جو رقم اکٹھی کرتے اس کے بل بوتے پر قوم پر حکومت کرتے تھے۔ قوم ان کی رعایا بھی اور ان کے مال کی گاہک بھی تھی۔ مال، اناج اور دولت ان کے پاس تھی اور حاکم بھی اُن کے ہاتھ میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان لوگوں کو نیکی کی راہ پر ڈالنے کے لئے بھیجا۔ آپ نے انہیں احکام الٰہی سنائے اور اس پر وہ حیران ہو کر بولے کہ شعیب تم تو ہم میں سے ہو یہ تم کیسی باتیں کرنے لگے ہو کہ ہم جو کماتے ہیں وہ سب غرباء میں تقسیم کر دیں؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کیا اس طرح تو ساری قوم خوشحال ہو جائے گی اس کی عقل ٹھکانے آجائے گی اور پھر وہ کیا ہماری برابری کا دعویٰ نہیں کرے گی؟ ہم بھلا قوم کو اپنی تقدیر اپنے ہاتھ میں لینے کا حق کیسے دے سکتے ہیں؟۔ حضرت شعیب علیہ السلام کو پاگل اور مجذوب قرار دے دیا گیا۔ سردارانِ قوم نے ان سے قطع تعلق کر کے ان کا جینا حرام کر دیا۔ حضرت شعیب علیہ السلام چونکہ ان ہی کی قوم کے ایک فرد تھے۔ اس لئے سرداران نے کہا کہ اگر تم ہماری قبیل میں سے نہ ہوتے تو ہم تمہیں قتل کر ڈالتے یا سنگسار کر دیتے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو عبرت کا نشان بنا دیا۔ کچھ وقت تک ان کے کھنڈرات نظر آتے رہے پھر اللہ کی زمین نے انہیں بھی نگل لیا۔

موجودہ زمانہ میں بھی اسی قسم کی قباحتیں پھیل گئی ہیں اور وباء کی شکل اختیار کر چکی ہیں اور ان کو اتنی مقبولیت مل چکی ہے کہ ملکوں اور قوموں نے ان برائیوں کو اپنی تہذیب وتمدن کا لازمی جزو بنا لیا ہے۔ وہ ہے جنسی بے راہ روی، لوگوں پر حیوانی اور سفلی جذبات کا غلبہ ہو رہا ہے۔ اجتماعی آبروریزی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہر طرف ذہنی لذت اور جنسی تسکین کے مناظر نظر آتے ہیں۔ تعلیم کی فراوانی نے انسان کو یہ جواز فراہم کر دیا ہے کہ نیم عریانی بے حیائی نہیں بلکہ یہ آرٹ ہے اور یہ کسی بڑے ذہین مصور کا شاہکار ہے۔ کتب، رسائل، فلموں اور ٹی وی پر عورت کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ دیکھنے اور پڑھنے والے کے حیوانی جذبات مشتعل ہوتے ہیں اور ان کی تسکین کے لئے انسان جنسی جبلت کی زنجیروں کو توڑ کر انحراف کے طریقے اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عصمت اور حیاء کو بہت زیادہ قدرومنزلت اور اہمیت عطا کی ہے۔ یہ مرد کی آمریت اور خود ساختہ آمریت کا مظاہرہ ہے کہ اس نے عصمت وحیا کو عورت کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے اور معاشرے میں یہ حکم جاری کر دیا ہے کہ صنف عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور حیا کو اپنا زیور

سمجھے۔ مرد خود کتنا ہی بے حیا اور عصمت بریدہ ہو جائے، کوئی باز پُرس نہیں۔ عصمت مرد کی بھی ہوتی ہے۔ درحقیقت حیا اگر عورت کا زیور ہے تو یہ مرد کی تلوار بھی ہے اور ڈھال بھی۔ مرد جو اپنی عصمت سے دست بردار ہوا اور حیا کو اتار پھینکا تو وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اتنا ہی گنہگار ٹھہرا جتنی کہ ایک عورت۔ قرآن کریم میں دونوں کی سزا ایک جیسی مقرر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بدکاری اور بے حیائی اور گھناؤنے گناہ کی جو سزا قوموں کے لئے مقرر کی ہے اس کے آثار پہلے زمانوں میں بھی ملے ہیں۔

قوم لوطؑ

اردن اور فلسطین کے درمیان بحیرہ مردار کے نام سے ایک سمندر ہے۔ اس کے جنوبی حصے میں پانی کے نیچے ایک غرق شدہ شہر کے آثار دیکھے گئے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ قوم لوطؑ کا ایک شہر ہے۔ جس کا نام سدوم تھا۔ اس سے تھوڑی ہی دور ایک اور شہر کا پتہ چلا ہے یہ بھی قوم لوط کی بہت بڑی بستی تھی۔ اس کا نام گھوارہ بتایا گیا ہے۔ اُس دور کی دستاویزات میں ان دونوں بڑے شہروں کا ذکر آتا ہے۔ قوم لوط اسی علاقے میں بحیرہ مردار کے جنوب میں آباد تھی۔ سمندر کے علاوہ زمین پر بھی اس قوم کی تباہی کے آثار ملتے ہیں۔ اس قوم کے گناہوں کی تفصیل بہت ہی شرمناک ہے۔ مختصر یہ کہ یہ قوم حیوانوں کی سطح سے بھی پست ہو چکی تھی اور اس نے سفلی جذبات کی تسکین کو ہی جینے کا مقصد بنا لیا تھا۔ جنسی بے راہ روی میں اس قوم نے اتنا نام پیدا کیا کہ آج اس شہر سدوم کے نام پر sodomy باقاعدہ اصطلاح بن گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو انسانیت کی تذلیل سے باز رکھنے کے لئے حضرت لوطؑ کو مبعوث کیا مگر ان کی بات سن کر لوگوں نے حیرت سے کہا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ ہمیں گنہگار کہتا ہے اور اپنے آپ کو مقدس اور ہم سے برتر سمجھتا ہے۔ مختصر یہ کہ حضرت لوطؑ کی کسی نے نہ سنی۔ جنسی لذت انسان کو پاگل پن کی حد تک پہنچا دیتی ہے۔ انسان پر کسی پندو نصیحت کا کچھ اثر نہیں ہوتا وہ اسے بھی پاگل سمجھتا ہے جو اسے اس پاگل پن سے نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی سلوک حضرت لوطؑ سے اس کی قوم نے کیا۔

اور حضرت لوطؑ پر غیر ملکی ایجنٹ ہونے کا غلط الزام لگا کر قوم کے جذبات کو اُبھارا۔ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ کہ اس قوم کی تباہی ضرور ہوگی یہ تباہی اس قوم کے لئے سزا بھی تھی اور اس کا مقصد یہ بھی تھا کہ ایسے گھناؤنے گناہ کے جراثیم اس قوم کے ساتھ ہی زمین میں دفن ہو جائیں۔ قرآن کریم نے اس قوم کی تباہی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ ان کی بلندیاں پستیوں میں بدل گئیں اُن کے شہر ایسے تباہ ہوئے کہ اُن کے اوپر پانی آ گیا اور گناہگار بستیوں کو دنیا کی نظروں سے اوجھل کر دیا زمین پر ان بستیوں کے بکھرے بکھرے کھنڈرات ملتے ہیں۔ ان میں سے ایک چٹان ستون کی طرح کھڑی ہے۔ جسے لوطؑ کا ستون کہتے ہیں کہاوت ہے کہ یہ لوطؑ کی بیوی تھی اور وہ ان کے مخالفین میں سے تھی۔

جنسی بے راہ روی کے واقعات میں دن رات اضافہ ہو رہا ہے۔ آپ کو قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود، قوم مدین اور قوم لوطؑ کی ساری بدیاں اور سارے ہی گناہ نظر آئیں گے۔ چند ایک افراد دولت اور جاگیرداری کے زور پر قوم کو رعایا بنائے ہوئے ہیں۔ قرآن ہاتھ میں لے کر اور اللہ و رسول کا نام لے کر قوم سے جھوٹے وعدے کرتے اور دھوکا دیتے ہیں قوم کو روٹی کا نعرہ دے کر بھوکا رکھتے ہیں اور مذہب کا فسوں طاری کر کے کفر کے راستے پر ڈالتے ہیں اور جب انہیں کوئی کہتا ہے کہ تمہارے اعمال قرآن کریم کے منافی ہیں۔ جو تم ہاتھ میں لے کر حکومت کرتے ہو۔ تو وہ اُس شخص سے وہی سلوک کرتے ہیں جو انہوں نے نوحؑ، ہوؑد، شعیبؑ اور لوطؑ سے کیا تھا۔ خدا تعالیٰ غضب میں دھیما ہے وہ قوموں کو سزا دینے سے قبل اتمام حجت کرتا ہے۔ دنیا میں نذیر بھیجتا ہے جو ان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتا ہے۔ نذیر آ چکا۔ اتمام حجت ہو چکی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے دی جانے والی ڈھیل کا وقت آہستہ آہستہ گزر رہا ہے۔ لیکن پکڑ لازمی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ ہوگا۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلا دے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ بخش دے۔ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور ہمیں ہر قسم کی تباہی سے اور عذاب سے اپنی پناہ میں رکھے۔
آمین

میرے شوہر محترم عبدالرشید ملک صاحب

الف۔ وسیم

مکرم عبدالرشید ملک صاحب ان خوش نصیب جاں نثاروں میں سے ہیں۔ جنہوں نے 28 مئی 2010ء کو دارالذکر لاہور میں راہ مولیٰ میں نذرانہ جان پیش کرنے کی توفیق پائی۔

ان کے والد کا نام حضرت عبدالحمید ملک ہے آپ 20/ اکتوبر 1946ء کو قادیان میں پیدا ہوئے کاغذات میں یہ تاریخ 20 / اگست 1948ء درج ہے۔ عبدالرشید ملک صاحب کے دادا حضرت مولوی مہر دین آف لالہ موسیٰ تھے جو کہ حضرت مسیح موعود کے 313 رفقاء میں سے تھے۔ آپ کئی مرتبہ حضرت مسیح موعود سے ملنے قادیان گئے۔ ایک دفعہ سخت گرم موسم میں حضرت مسیح موعود سے ملاقات کے شوق میں پیدل سفر کر کے قادیان جا رہے تھے کہ ایک لمحے کے لئے دل میں خیال آیا کہ واہ مہر دین! تم جس سے ملنے کی خاطر گرمی کی تکلیف برداشت کر کے جا رہے ہو وہ تو پنکھے کے نیچے آرام فرما رہے ہوں گے۔ جب مولوی صاحب حضور کے گھر پر پہنچے تو حضور کو گھر کے باہر ٹہلتے ہوئے پایا۔ حضور نے فرمایا آیئے مولوی صاحب! میں آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ مولوی صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور اسی وقت بیعت کر لی۔

مرحوم کے نانا جان حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب بھی حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے۔ آپ کو جنگ عظیم اول میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے ہوئے گولی لگی تھی اور آپ اسی حالت میں اپنے کام میں مصروف رہے اس بہادری پر گورنمنٹ کی طرف سے انعام سے نوازے گئے جو کہ اگلی نسلوں تک جاری رہا۔

عبدالرشید ملک صاحب کے والد عبدالمجید ملک بہت عبادت گزار دعا گو، متقی، پرہیز گار اور خوددار انسان تھے۔ بہت خاموش طبع تھے مگر زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہتی تھی۔

آپ کی والدہ کا نام سعادت بیگم تھا۔ وہ بھی انتہائی نیک عبادت گزار، دعا گو اور خدمت خلق میں پیش پیش رہنے والی خاتون تھیں خود بھی دعائیں کرتیں اور دوسروں کو بھی دعاؤں کے لئے کہتیں۔ راولپنڈی جماعت کی فعال رکن تھیں لجنہ راولپنڈی کی سیکرٹری اشاعت اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے عہدوں پر کام کیا۔

تعلیم و ملازمت

عبدالرشید ملک صاحب نے میٹرک تک تعلیم ماڈل ہائی سکول صدر بازار راولپنڈی سے حاصل کی۔ اس کے بعد الیکٹریکل انجینئرنگ کا ڈپلومہ پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ پشاور روڈ راولپنڈی سے حاصل کیا اور منگلا پاور ہاؤس میں ملازمت اختیار کر لی۔ سینئر آفیسر کی ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر آگے پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ لہٰذا کتابیں خرید کر ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ پڑھنا خود سے شروع کر دیا۔ بالآخر AMIE کا سرٹیفکیٹ جو کہ پاکستان میں بی ایس سی انجینئرنگ کے برابر شمار ہوتا ہے۔ وہ حاصل کر لیا۔

AMIE کرنے کے بعد 1973ء میں واپڈا میں سب ڈویژنل آفیسر کے عہدے پر ترقی مل گئی۔ 1976ء تک اسی عہدے پر منگلا میں جاب کرتے رہے پھر ایکسیئن بن کر راولپنڈی میں واپڈا کی ٹی اینڈ آئی برانچ میں کام کیا۔ اس برانچ کے ذمے راولپنڈی سے پشاور تک تمام گرڈ سٹیشن کو ٹیسٹ کرنا اور چلنے کے قابل ہو تو اسے چلانے کا کام تھا۔

1983ء میں اسی شعبہ کے تحت لاہور ٹرانسفر ہو گئے۔ وہاں سے 1986ء میں فیصل آباد میں جڑانوالہ روڈ گرڈ سٹیشن میں بطور ایکسیئن ٹرانسفر ہو گئی 1991ء میں واپس لاہور آ گئے۔ کچھ عرصہ سرکٹ ہاؤس جیل روڈ آفس میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے طور پر کام کیا۔ پھر ایکسیئن کے طور پر کام کرتے رہے اور لاہور میں ہی سنی ویو میں واپڈا کے ڈائریکٹر ڈسپوزل کے عہدے پر ترقی ملی پھر ترقی ہوئی اور ڈائریکٹر جنرل (ایس۔ ایس۔ آئی) بن کر واپڈا ہاؤس میں چلے گئے۔ وہاں پر ایک سال کے بعد چیف انجینئر NTDC کی پوسٹنگ ہو گئی۔ وہاں سے 20/اگست 2008ء میں ریٹائر ہو گئے۔

اپنے وقت کو بہت کم دنیاوی مشاغل میں صرف کرتے MTA کے پروگرام بہت شوق سے دیکھتے تھے اور ٹی وی پر کرکٹ میچ دیکھنا بھی بہت پسند تھا۔

دفتر میں صحیح معنوں میں سچے احمدی مومن کی تصویر پیش کرتے رہے، پابندی وقت، سچائی اور ایمانداری کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ افسر ہو یا ماتحت سب سے یکساں سلوک کرنا ان کی عادت تھی۔ اپنے چپڑاسی اور ڈرائیور کا ایسا خیال رکھتے تھے کہ سب متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے تھے۔ اپنے کاموں کے لئے کبھی کسی سے سفارش نہ کروائی مگر خود ہر ایک کی مدد کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے کوئی عزیز رشتے دار ہو یا غیر، احمدی ہو یا غیر احمدی بہت سے ضرورت مندوں کو واپڈا میں بھرتی کرا کے روزگار

مہیا کیا۔

جماعتی خدمات

حلقہ اقبال ٹاؤن میں چار سال تک محاسب حلقہ کا کام کرتے رہے۔ حلقہ شالی چھاؤنی میں شفٹ ہونے کے بعد 1994ء سے لے کر تاوقت شہادت سیکرٹری تعلیم القرآن اور سیکرٹری وصایا کے عہدے پر کام کرتے رہے۔ اطفال، ناصرات اور خدام الاحمدیہ سب سے پوری تجنید کا تعلیم القرآن کا مکمل جائزہ حاصل کر کے ان کے لئے کلاسز کا اہتمام کرتے۔

قرآن سیمینارز کا اہتمام کرواتے رہتے جس میں قرآن کریم سیکھنے، سکھانے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی اہمیت پر مربی صاحب سے بھی روشنی ڈلواتے اور خود بھی لیکچر کا اہتمام کرتے۔ لجنہ اماء اللہ حلقہ شالی چھاؤنی، الفیصل ٹاؤن اور گلدشت ٹاؤن کی رپورٹ لے کر ان کو بھی ہدایات دیتے۔ حلقے کی اصلاحی کمیٹی کے ممبر تھے ہر میٹنگ میں وقت پر پہنچتے معاملہ فہم بھی تھے اور سمجھانے کا انداز بہت موثر تھا۔

مالی قربانی اور خلافت سے تعلق

جماعت کے شیدائی تھے، تمام جماعتی پروگراموں میں وقت کی پابندی کے ساتھ خود بھی شرکت کرتے اور اپنی فیملی کو بھی لے کر جاتے وقار عمل میں باقاعدہ حصہ لیتے تھے ایک دفعہ گھر کے باہر جھاڑو سے صفائی کرتے ہوئے دیکھ کر بچوں نے شور مچا دیا ابو آپ یہ کیوں کر رہے ہیں۔ تو بتایا کہ جماعتی ہدایت ہے اس لئے وقار عمل کر رہا ہوں۔ جہاں بھی سرکاری دورے پر جاتے وہاں جماعت کا پتہ معلوم کر کے جاتے اور نمازیں اور جمعہ ادا کرتے۔ جب تک ربوہ میں جلسہ سالانہ ہوتا رہا کبھی غیر حاضر نہیں ہوئے بڑے اہتمام سے شامل ہوتے۔

ہمیشہ اول وقت میں اپنا اور اہل خانہ کا چندہ ادا کرتے ہر چندہ کی تحریک میں شامل ہوتے۔ موصی بھی تھے۔ یتامیٰ فنڈ کی جب سے تحریک جاری ہوئی تب سے لے کر تادم آخر ادا کرتے رہے۔ اپنے بزرگان کا تحریک جدید بھی ادا کرتے۔ خلفائے احمدیت سے انتہائی عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ ہر تحریک پر والہانہ لبیک کہتے۔ فیصل آباد میں دوران قیام ہر جمعہ کے روز ربوہ جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرتے رہے۔ حضور کی ہجرت کے بعد ہر خطبے کی کیسٹ لے کر خود بھی سنتے اور گھر والوں کو بھی سناتے، ڈش کے ذریعے خطبہ آنے لگا تو ساری فیملی کو لے کر بیت الذکر میں جا کر خطبہ سنتے پھر گھر میں ڈش لگوائی اور UPS کا اہتمام کیا کہ کبھی ہمارا خطبہ سننے سے نہ رہ جائے۔

اطاعت خلفاء کا بہترین نمونہ تھے MTA پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے لئے بیت الذکر میں تشریف لانے پر پُر جوش انداز سے السلام علیکم کہتے، اکثر آنکھیں پُرنم ہوتیں۔

یہ اطاعت ہی کا جذبہ تھا جو ان کو شہادت کے رتبے پر فائز کر گیا۔ وہ اس طرح کہ یہ کڑک ہاؤس میں نماز جمعہ ادا کرتے تھے۔ 28 مئی کو کہنے لگے کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ کبھی کبھی نماز جمعہ بڑی بیت الذکر میں بھی ادا کرنا چاہئے۔ اس لئے آج میں کڑک ہاؤس کی بجائے دارالذکر جمعہ پڑھنے جاؤں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے علم میں یہ بات آئی تو آپ نے فرمایا ''یہ خیال اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اس لئے ڈالا تھا کیونکہ ان کو اتنے بڑے درجے سے جو نوازنا تھا''

بحیثیت داعی الی اللہ

آپ اپنی ذات میں دعوت الی اللہ کا بہترین نمونہ تھے اور دوسروں کی اصلاح کے لئے بھی فکر مند بھی رہتے تھے۔ ہر ممکن کوشش کرتے کہ کس طرح غیر احمدی دوستوں کے دلوں میں احمدیت کی سچائی کا نور بھر دیں بڑی تڑپ رکھتے تھے، بڑی پیاری دلیلوں سے سمجھاتے، دعائیں کرتے گاڑی میں خطبہ سنتے تا کہ غیر احمدی ڈرائیور بھی سن لے۔ واپڈا کے ڈرائیور کو بارہا اپنے ساتھ ربوہ لے کر گئے، راستے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجلس عرفان اور خطبات کی کیسٹ سناتے جاتے۔

دارالضیافت میں قیام کرواتے، اور ان لوگوں کو سوال و جواب کی مجلس میں بٹھاتے۔ انتہائی خواہش ہوتی تھی کہ کسی طرح ان کو سمجھ آ جائے خدا کے خاص فضل سے 12 پھل حاصل ہوئے بیعت فارم میں اگرچہ نام میرا ہے لیکن اگر انصاف کی نظر سے دیکھوں تو مجھ سے زیادہ کوشش ان کی ہوتی۔ ہر جگہ میرے ساتھ ہوتے خاص طور پر جو دو بہن بھائی ان کے گھر میں رہتے تھے۔ ان کو احمدیت کا بہترین ماحول انہوں نے فراہم کیا اور کبھی احمدیت قبول کرنے پر اصرار نہ کیا یہاں تک کہ وہ احمدی ہو گئے اور پھر ان کی تربیت کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

مرد عہدیداران نے بیعت فارم دیکھ کر کہا کہ رشید صاحب کبھی اپنا نام بھی لکھ دیا کریں۔ تو مسکرا کر ٹال دیتے۔ ہمیشہ اپنی نیکیاں دوسروں پر ڈال دیتے کہ فلاں نے مجھ سے یہ اچھا کام کروایا۔ میری بیٹی بشریٰ اشمار بتاتی ہیں کہ کبھی نہ کہتے تھے کہ فلاں اچھا کام میں نے کیا بلکہ امی کے کھاتے میں ڈالتے جاتے اور کہتے کہ تمہاری امی تو اپنی اتنی نیکیوں کی بنا پر بھاگ کر جنت میں چلی جائیں گی اور میں پیچھے رہ جاؤں گا۔

عائلی معاملات

ہمارا گھر جنت کا بہترین نمونہ تھا۔ میں نے اپنے شوہر مرحوم کے ساتھ بہت آرام کی زندگی گزاری ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور پیارے رسول مقبول ﷺ کی رضا کو ہر بات میں مدنظر رکھتے تھے، ہر کام میں مجھے برابر کی اہمیت دیتے۔ کبھی کوئی فیصلہ تنہا نہ کرتے۔ میری پسند ناپسند اور آرام کا بہت خیال رکھتے۔ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی عبادت ہے لہٰذا میری ضروریات کا اس جذبہ کے تحت خیال رکھتے تھے۔ اور پوچھتے تھے کہ کیا تم گواہی دو گی کہ میں نے آپ کا پورا خیال رکھا۔ ہر نیکی کر کے میرے کھاتے میں ڈال دیتے تھے کہ یہ تمہاری وجہ سے کام کیا ہے تین بیٹیاں تھیں۔ مگر خوش تھے کبھی خواہش کا اظہار نہیں کیا تھا کہ بیٹا کیوں نہیں بچیوں کو اعلیٰ دینی تربیت اور تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔ گھر میں باجماعت نماز کا اہتمام کرتے، انتہائی پُرسوز آواز سے تلاوت قرآن کرتے۔ اولاد سے انتہائی محبت کرتے۔ ایک شفیق ترین باپ تھے۔ گھر کے اندر اور باہر بیوی اور بچیوں کے تحفظ کا اس قدر خیال رکھتے کہ ہر جگہ خود لے کر جاتے۔

تعلق باللہ اور عبادات

حقوق العباد میں اگر عبدالرشید ملک صاحب ایک نہایت خدمت گزار بیٹے، پیار کرنے والے بھائی، باوفا شوہر اور شفیق باپ تھے تو تعلق باللہ کے حوالے سے وہ عبد منیب اور عبد شکور بھی تھے۔

عبادات کا اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے کی کوشش میں لگے رہتے۔ پنجوقتہ نمازی تھے۔ نماز بہت خضوع و خشوع سے ادا کرتے۔ یوں محسوس ہوتا جیسے دنیا سے لاتعلق اور واقعتاً خدا کے حضور حاضر ہوں۔

بیٹی بتاتی ہے کہ ایک دفعہ میں اور میری والدہ گھر کی کچھ چیزیں خریدنے کے لئے جانے لگے تو ابو بھی ہمارے ساتھ چل پڑے میں نے دل میں سوچا کہ وہ بازار میں بور نہ ہو جائیں اور کہیں کہ واپس چلو جب ہم وہاں پہنچے تو کچھ دیر بعد ابو نے کہا واپس چلو۔ میں نے سوچا میرا خیال درست نکلا۔ دو سے تین دفعہ ابو نے اصرار کیا۔ ان کے چہرے پر سخت بے چینی اور فکر تھی۔ آخر ان کے منہ سے نکلا کہ میری نماز جا رہی ہے اس لئے گھر چلو۔ دکاندار نے یہ سن کر کہا کہ ہمارے پاس نماز پڑھنے کے لئے ایک کمرہ موجود ہے۔ ابو فوراً اس کے ساتھ وہاں گئے اور نماز ادا کی۔ اس کے بعد ہم گھنٹوں شاپنگ کرتے رہے اور ابو ایک کرسی پر بیٹھ کر مسکراتے رہے اور مشورے بھی دیتے رہے کہ ہم کیا خریدیں۔

انتہائی قناعت پسند اور خدا کی رضا میں راضی رہنے والے تھے۔ ہر وقت خدا کے شکر اور حمد میں مصروف رہتے۔ وہ ہمیشہ جھکے رہے۔ عاجز ترین انسان تھے۔ اپنی کسی خوبی پر کبھی تکبر نہ کیا اور ہر کامیابی کو محض خدا کا انعام سمجھتے۔ دعا پر یقین انتہائی درجے کا تھا سب کے لئے دعائیں کرتے اور دوسروں کو دعا کی درخواست کیا کرتے تھے۔ بچے کسی خواہش کا اظہار کرتے تو خدا سے مانگنے کی تلقین کرتے۔ ایک دفعہ ایک بیٹی نے بچپن میں ایک جوتے کو خریدنے کی خواہش ظاہر کی جو کہ قدرے مہنگا تھا۔ اس نے سجدے میں اس کو پانے کے لئے دعا کی جب ان کو علم ہوا تو فوراً وہ جوتا لے دیا تا کہ دعا پر بچی کا یقین پختہ ہو جائے اور جوتا دلانے کے بعد خدا کا شکر ادا کرنے کو بھی کہا۔

عبدالرشید ملک صاحب انتہائی نرم طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ایک سے ہمدردی سے پیش آتے کسی کی تکلیف برداشت نہ کرتے کبھی کسی کو تکلیف نہ دیتے نہ اپنے ہاتھ سے نہ زبان سے کہ نہ معلوم وہ شخص خدا کے ہاں کتنا مقبول ہو۔ ہمیشہ دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھتے کسی محفل میں اگر کسی شخص کی برائی سنتے تو فوراً اسے بھلا دیتے۔ بچوں کو بھی برائی بیان کرنے سے یہ کہہ کر منع کرتے کہ ان کی کوئی اچھائی بیان کرو۔

ان کی عاجزی کا یہ عالم تھا کہ شہادت سے کچھ دن قبل ان کی خالہ زاد بہن ملنے گھر تشریف لائیں۔ ان کے ڈرائیور کو چائے کی پیالی ٹرے میں رکھ کر دینے خود باہر گئے۔ ڈرائیور فون پر بات کرنے میں مصروف تھا۔ یہ خاموشی سے اس کا انتظار کرتے رہے اور جب وہ فارغ ہوا تو اسے چائے پیش کر کے اندر آئے وہ ڈرائیور غیر از جماعت تھا۔ رشید صاحب کی شہادت پر بہت غمزدہ ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے کبھی ان جیسا نیک شخص نہیں دیکھا۔

رشید صاحب جب کسی کے ہاں ملنے جاتے تو ان کو کم سے کم تکلیف دیتے یہاں تک کہ ایک وقت کا کھانا اگر اس گھر سے کھاتے تو دوسرے وقت باہر سے کھانا کھا آتے۔ کبھی خود سے کہہ کر

چائے بھی طلب نہ کرتے اور جب کوئی ان کی خواہش پوری کرتا تو نہایت مشکور ہوتے۔

بلند حوصلہ

جنوری 2006ء میں ایک ٹرین کے حادثے کا شکار ہوئے۔ بڑی بہن ساتھ تھیں۔ ٹرین کا ڈبہ 50 فٹ گہری کھائی میں جا گرا۔ بہن وفات پا گئیں۔ اور رشید ملک صاحب کی ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ آئی۔ لیکن بہت ہمت اور حوصلہ کے ساتھ اپنے پاؤں پر چل کر خود کھائی سے باہر آئے۔ جہلم کے قریب ایک ہسپتال سے فون کیا۔ اسی دوران ایمبولینس پہنچ گئی۔ گھر والے جب ان تک پہنچے تو دیکھا کہ چہرہ لہولہان تھا۔ بیٹی کو دیکھ کر مسکرائے اور تسلی دی کہ میں ٹھیک ہوں۔ پھر انہیں ہسپتال میں داخل کر لیا گیا۔ اس وقت بھی اپنی تکلیف بھول کر چھوٹی بہن جو عیادت کے لئے پاس تھیں ان کے لئے فکرمندی کا اظہار کیا کہ ابھی تک اس نے کچھ نہیں کھایا پیا۔ اسے پاس بلا کر پیسے دیئے کہ جا کر کینٹین سے کچھ کھا لو۔

رشید ملک صاحب نے اپنی جان کا نذرانہ بھی خدا کے حضور انتہائی حوصلہ اور صبر کے ساتھ پیش کیا۔ سانحہ کے دوران حالت سجدہ میں پاؤں پر گولی لگی گھر والوں کو فون پر بتایا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ اپنی تکلیف کا ذرہ بھی اظہار نہ کیا اور اسی حالت میں خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

ان کی شہادت پر اپنے ہوں یا غیر احمدی احباب ہر ایک نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ سب کے منہ پر یہ الفاظ تھے کہ ''یہ انسان نہیں فرشتہ تھا۔''

ہماری ہر حرکت پر نظر

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ابن حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

ایک دن میرے ساتھ دو تین لڑکیاں صحن میں ایک گھریلو کھیل (آنکھ مچولی) کھیل رہی تھیں مجھے کسی بات پر غصہ آیا اور میں نے ان میں سے ایک کے منہ پر طمانچہ مارا۔ عین اسی وقت ابا جان مغرب کی نماز پڑھا کر صحن میں داخل ہو رہے تھے۔ آپ نے مجھے طمانچہ مارتے ہوئے دیکھ لیا۔ سیدھے میرے پاس آئے مجھے پاس کھڑا کر کے اس لڑکی کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ مبارک نے تمہارے منہ پر طمانچہ مارا ہے تم اس کے منہ پر اسی طرح طمانچہ مارو۔ وہ لڑکی اس کی جرأت نہ کر سکی بار بار کہنے کے باوجود اس نے میرے منہ پر طمانچہ نہیں مارا۔ اس کے بعد آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تم کیا سمجھتے ہو کہ اس کا باپ نہیں اس لئے تم جو چاہو کر سکتے ہو۔ یاد رکھو کہ میں اس کا باپ ہوں۔ اگر تم نے آئندہ ایسی حرکت کی تو میں سزا دوں گا۔ (یہ ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ابا جان نے اپنی کفالت میں لیا ہوا تھا) یتیموں سے حسن سلوک ان کی عزت اور احترام کا سبق تھا۔ جو میں کبھی نہیں بھولا میری عمر اس وقت سات آٹھ سال کی تھی۔ یہ لکھتے ہوئے بھی وہ نظارہ مجھے یاد ہے۔

ابا جان کے ساتھ کھانا کھانا بھی تربیت اور اعلیٰ اخلاق کا موجب بنا۔ دستر خوان پر بیٹھتے ہوئے سب بچوں پر نظر رکھتے کہ جب ڈش سے کھانا نکالا ہے تو کیا اپنے سامنے والے حصہ سے نکالا ہے یا نہیں۔ لقمہ منہ میں ڈال کر منہ بند کر کے کھانا چبایا ہے یا نہیں کھاتے وقت منہ سے آواز تو نہیں نکلتی۔ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ صابن سے دھوئے تھے یا نہیں۔ غرض کوئی پہلو بھی آپ کی نظر سے اوجھل نہ تھا۔ بعض دفعہ میں حیران ہوتا تھا کہ خود تو کھاتے ہوئے ڈاک بھی دیکھتے جاتے ہیں۔ خطوط پر نوٹ بھی لکھتے جاتے ہیں۔ کبھی کبھی لقمہ بھی منہ میں ڈالتے ہیں نظر بھی نیچی ہوتی ہے۔ اس کے باوجود ہماری ہر حرکت پر بھی نظر ہے۔ بہت کم خوراک تھی۔ ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ آپ اتنا کم کھاتے ہیں۔ میں بھی کم کھانا کھایا کروں۔ میں نے آدھا پھلکا (پھلکا ہمارے گھروں میں بہت کم آٹے کی پتلی سی روٹی کو کہتے ہیں) کھانا شروع کیا۔ ایک دن مجھے فرمانے لگے میں ایک ماہ سے دیکھ رہا ہوں کہ تم بہت کم کھانا کھاتے ہو تمہارے لئے مناسب نہیں تم ابھی بچے ہو تمہاری نشوونما کی عمر ہے اس عمر میں پیٹ بھر کر کھانا چاہئے۔ تھوڑا کھانا تمہارے قویٰ پر مضر اثر کرے گا۔ تمہارے پر بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان کو کیسے اٹھا سکو گے۔

(الفضل ربوہ 2004-08-02)

غزل

راہ میں خُلدِ بریں آ جائے
کاش وہ آج یہیں آ جائے

جھلملاتے ہیں ستارے کب سے
اب تو وہ ماہِ جبیں آ جائے

بے سبب دل کو دکھانے والو
زلزلہ پھر نہ کہیں آ جائے

ہو خسارے کی تلافی اب تو
راہ پر اب تو زمیں آ جائے

شعر کہنے کا ہو مقصد پورا
اس کو گر میرا یقیں آ جائے

منتظر سب ہیں منوّر گھر میں
لوٹ کر اب تو مکیں آ جائے

منور احمد کنڈے

ایثار اور اخلاص کا جذبہ پیدا کرنا

اولاد میں جفاکشی، ایثار اور اخلاص کا جذبہ پیدا کرنا بھی والدین کا فرض ہے اگر بچے کی ہر بات میں فرمائش پوری کر دی جائے تو یقیناً ایسا بچہ بڑا ہو کر ضدی اور آرام طلب ہو گا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے والد صاحب اپنے بچوں کی ہر قسم کی ضروریات کا خیال رکھتے اور حتی المقدور انہیں پورا کرنے کی کوشش کرتے مگر اس معاملہ میں بھی تربیت کا خاص خیال رکھتے حضرت خلیفۃ المسیح الاول اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں عید میں جا رہا تھا میں نے کہا آج تو مجھ کو پیسے دیجئے فرمایا کہ جو کچھ کہو گے ہم تم کو منگا دیں گے پیسے کیا کرو گے اس وقت انہوں نے مجھ کو آدھ آنہ دیا تھا۔

(تشحیذ الاذہان ستمبر 2002ء ص 17)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم عرفان مجید صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ نصیرہ مجید صاحبہ مورخہ 22/اگست 2012ء کو 91 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن کاٹھی صاحب کی بیٹی، حضرت مولوی حافظ فیض الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی، حضرت منشی عبدالکریم بٹالوی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو اور مکرم عبدالمجید صاحب مرحوم سوداگران نیلا گنبد لاہور کی شریک حیات تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ 22/اگست کی رات کو لاہور میں ادا کی گئی اور 23/اگست نماز فجر کے بعد بیت المبارک ربوہ میں محترم محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ عمدہ صفات کی مالکہ تھیں صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں قریبی گھروں کے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی تھیں قرآن کریم کا اکثر حصہ زبانی یاد تھا۔ خاندان مسیح موعود سے بے انتہا پیار اور عزت واحترام کرتی تھیں۔ زمانہ طالب علمی کے وقت سے پرانے موصیان میں شامل تھیں وصیت نمبر 9123 تھا۔ اقرباء اور غرباء پروری میں بے مثال تھیں زندگی بھر بہت سے گھرانوں کی مستقل کفالت کرنے کی توفیق پائی۔ ہمیشہ جماعتی تحریکات میں فراخدلی سے حصہ لیتی تھیں۔ سرائے مسرور کی تعمیر میں اپنا زیور پیش کرنے کی توفیق پائی۔ مرحومہ کی 91 سالہ زندگی کا آخری سال شدید علالت میں بستر پر گزرا۔ 1987ء میں جواں سال بڑے بیٹے آنس مجید کی اچانک وفات کا صدمہ بڑے صبر وہمت سے برداشت کیا۔ 2000ء میں شوہر کی وفات پر بڑے صبر وہمت کا مظاہرہ کیا۔ مرحومہ نے سوگواران میں بیٹا ریحان مجید حال برازیل اور لاہور میں رہائش پذیر بیٹی ملیحہ محمود، بیٹا اسامہ مجید اور خاکسار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے مرحومہ کے درجات بلند فرماتے ہوئے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر وہمت اور مرحومہ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ مسرت اختر صاحبہ ترکہ مکرم محمد سلیمان صاحب)

مکرمہ مسرت اختر صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم محمد سلیمان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 50107 دفتر امانت وخزانہ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ -/8,846 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کردی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ مسرت اختر صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ عطیۃ العزیز صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ رضیۃ العزیز صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم رضوان احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم عرفان احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم نعمان احمد صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم فرحان احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مستحق طلبہ کی امداد

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اِقْرَاْ...... کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔" آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا، یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔۔۔"

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

علم ومعرفت میں کمال حاصل کرنا اب صرف احمدی کی شان ہوگا جس کی زندہ مثال ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔ ہمیں تو ہزاروں ڈاکٹر عبدالسلام چاہئیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا

"اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کردیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔"

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

"اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ نمبر 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا

"طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔" (الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ "امداد طلبہ" کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ امسال یکم جولائی 2010 سے جون 2011 تک 7379 طلباء/طالبات کو وظائف اور 302 طلباء/طالبات کو کتب مہیا کر چکے ہیں۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1:۔ سالانہ داخلہ جات، 2:۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3:۔ درسی کتب کی فراہمی، 4:۔ فوٹو کاپی مقالہ جات، 5:۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری وسیکنڈری 8 ہزار روپے سالانہ سے 10 ہزار روپے تک
2۔ کالج لیول 24 ہزار روپے سالانہ سے 36 ہزار روپے تک
3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد "امداد طلبہ" میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون: 0092 47 6215 448
موبائل: 0092 321 7700833
0092 333 6706649
E-mail:
assistance@nazarattleem.org
URL:
www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

کیپسول زیابیطس
بلڈ شوگر کو کنٹرول کرنے کیلئے
کیپسول فشار
ہائی بلڈ پریشر کی کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

خبریں

برطانیہ میں ''جھٹکا حلال'' گوشت کیلئے قانون سازی پر غور

برطانوی مسلمانوں کو آئندہ برس سے ''جھٹکا حلال'' گوشت کھلانے کی قانون سازی پر غور کیا جارہا ہے اور اگر برطانوی حکومت نے یورپی یونین کی جانب سے جانوروں کو بجلی کے کرنٹ سے سُن کر کے ذبح کرنے کی قانون سازی پر یکم جنوری 2013ء سے عملدرآمد شروع کر دیا تو برطانوی مسلمانوں کو اس دن سے جھٹکا حلال گوشت ہی ملے گا جس کو مسلمانوں کی تنظیموں نے حلال نہیں حرام قرار دیا ہے۔ یورپی یونین میں ہونے والی قانون سازی کے تحت رکن ممالک کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ یکم جنوری 2013ء سے جانوروں کو سُن کر کے ذبح کریں تاہم اس سلسلے میں رکن ممالک کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اس قانون پر عملدرآمد کیلئے اپنے ممالک میں قانون سازی کر سکتے ہیں۔ (روزنامہ جنگ 7 ستمبر 2012ء)

سعودی عرب میں دنیا کے سب سے بڑے کھجور فیسٹیول کا انعقاد

سعودی عرب میں ایک برس قبل ہونے والے دنیا کے سب سے بڑے کھجور فیسٹیول کا آغاز ہو گیا ہے۔ سعودی دارالحکومت ریاض میں جاری Buraidah نامی اس فیسٹیول میں دنیا میں سب سے بڑے پیمانے پر کھجوروں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے جو ایک مہینے تک جاری رہتا ہے۔ تاجروں کی ایک بڑی تعداد اس میلے میں شرکت کرتی ہے جو کھجوروں کی خرید و فروخت پر 750 ملین ڈالر کا بزنس کرتے ہیں۔ (روزنامہ جنگ 6 ستمبر 2012ء)

18 ویں صدی میں بنایا گیا مرکری تھرمامیٹر نیلامی کیلئے پیش

مرکری تھرمامیٹر کے موجد گیبرئیل ڈینئیل فیرن ہائٹ کا 18 ویں صدی میں ڈیزائن کیا گیا تھرمامیٹر نیلامی کیلئے پیش کر دیا گیا ہے۔ فیرن ہائٹ نے 1714ء میں ایجاد کئے گئے اس تھرمامیٹر کے صرف تین ماڈل تیار کئے تھے جس کے ذریعے جسم کا درجہ حرارت ماپا جاتا ہے۔ امریکہ کے معروف نیلام گھر کرسٹیز کے تحت نیلامی کیلئے پیش کئے گئے اس مرکری تھرمامیٹر کی 1 لاکھ پاؤنڈ تک میں فروخت ہو جانے کی توقعات ظاہر کی جا رہی ہے۔ (روزنامہ جنگ 6 ستمبر 2012ء)

اولمپک گیمز لینز استعمال کرنے پر 6500 ڈرائیوروں پر جرمانے

اولمپک گیمز کیلئے مختص لینز استعمال کرنے پر تقریباً 6500 ڈرائیوروں پر جرمانے عائد کئے گئے۔ اس امر کا اظہار ٹرانسپورٹ چیفس نے کیا۔ واضح رہے کہ 25 جولائی کو ایتھلیٹس آفیشلز اور میڈیا ارکان کو لانے کیلئے 30 میل لینز مختص کی گئی تھیں۔ ٹرانسپورٹ فار لندن (ٹی ایف ایل) کے مطابق استحقاق کے بغیر سسٹم استعمال کرنے والے ڈرائیوروں کو ابتدائی 6 روز تک صرف وارننگ جاری کی گئیں۔ ٹی ایف ایل اعداد و شمار کے مطابق احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے 6500 ڈرائیوروں پر مجموعی طور پر 845000 پونڈ زرجرمانہ عائد کیا گیا ٹرانسپورٹ چیفس کا کہنا ہے کہ مقررہ لینز کا آپریشن اچھی طرح چلا جہاں 98 فیصد ڈرائیوروں نے احکامات پر عملدرآمد کیا۔

پانچ مختلف اقسام پھلوں کا روزانہ استعمال خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے

روزانہ پانچ مختلف اقسام کے پھلوں کا استعمال کر کے چہرے کی دلکشی اور تروتازگی میں اضافہ ممکن ہے۔ ایک تحقیق کے بعد ماہرین نے انکشاف کیا ہے کہ لیموں، کیلا، آم، کینو اور پپیتے کا روزانہ استعمال آپ کو نہ صرف صحتمند بناتا ہے بلکہ چہرے کی شگفتگی میں بھی اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ان پھلوں میں وافر مقدار میں وٹامن اے سی، بی، ای اور آئرن موجود ہوتا ہے جو خون صاف کر کے رنگ روپ نکھارتا ہے۔ ماہرین کا مزید کہنا ہے کہ ان پھلوں کو کھانے کے ساتھ ساتھ ان کا جوس پینے کے بھی جلد پر مثبت فوائد مرتب ہوتے ہیں جن کے استعمال سے نا صرف رنگت گلابی مائل ہوتی ہے بلکہ یہ بڑھتی عمر کے اثرات کو کنٹرول کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ (روزنامہ جنگ 7 ستمبر 2012ء)

لندن میں سپر کار شو سلون پرائیو کا آغاز

برطانوی دارالحکومت لندن میں سالانہ سپر کار شو ''سلون پرائیو'' 2012ء کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے۔ تین روز تک جاری رہنے والے اس آٹو شو میں جہاں گاڑیوں کے شوقین افراد بڑی تعداد میں شرکت کر رہے ہیں وہیں کئی گاڑی ساز کمپنیوں نے اپنی شاندار گاڑیوں کے نئے ماڈلز بھی نمائش کیلئے پیش کئے ہیں۔ 7ویں سپر کار میلے کا افتتاح برطانوی قصبے سے شروع ہونے والی پریڈ سے ہوا جس میں شامل 30 سپر کارز، موٹر بائیکس اور کلاسک گاڑیاں 21 میل سفر طے کرتے ہوئے لندن پہنچیں۔ (روزنامہ جنگ 7 ستمبر 2012ء)

امریکہ میں 62 کلوگرام وزنی بند گوبھی اگانے کا عالمی ریکارڈ قائم

امریکی ریاست Alaska میں دنیا کی سب سے وزنی بند گوبھی اگانے کا عالمی ریکارڈ قائم کیا گیا ہے۔ اس مقصد کیلئے منعقد کئے گئے 17 ویں Alaska State Fair میں لاتعداد مقامی افراد نے اپنی اگائی ہوئی دیوہیکل اور وزنی بند گوبھیاں پیش کیں جنہیں اس 62 کلوگرام وزنی بند گوبھی نے پیچھے چھوڑتے ہوئے مقابلہ جیت لیا۔ اس وزنی اور ہری بھری بند گوبھی کو دنیا کی سب سے وزنی بند گوبھی کی حیثیت سے ورلڈ ریکارڈ بکس میں بھی شامل کر لیا گیا۔ (روزنامہ جنگ 7 ستمبر 2012ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 8 ستمبر

طلوع فجر	4:21
طلوع آفتاب	5:45
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:26

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ذیابیطس ہر قسم کبدی، عصبی، معدی، اور بانقراسی کیلئے مفید اور مجرب
شوگر کنٹرول گولیاں
90 گولیاں =/100 روپے
03346201283,03336706687
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ اینڈ دار الفتوح شرقی ربوہ

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و کمرشل زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی
0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

ضرورت سٹاف
میٹرک پاس محنتی، ایماندار لیڈیز سٹاف کی ضرورت ہے
برائے رابطہ: مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار روڈ ربوہ: 047-6213944,6214499

ضرورت ملازمہ
ربوہ کی ایک معزز فیملی کیلئے فل ٹائم ملازمہ کی ضرورت ہے رہائش مہیا کی جائے گی اور تنخواہ حسب کارکردگی دی جائے گی
رابطہ نمبر: 0301-4006483

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
FREE HOME DELIVERY
پروپرائیٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
25۔ بیسمنٹ القیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
0345 / 0321 / 4866677
0333-6708024,042-37418584

FR-10

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

سلطان آٹو سٹور + ورکشاپ
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956
429 بی پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور